غزل

پھر دکھایا وہ سارا خدا نے مجھے
طور سا اک نظارہ خدا نے مجھے

دور کر کے سبھی بدنمائی مری
اپنے ہاتھوں سنوارا خدا نے مجھے

میں تھا گم سم گناہوں کی وادی میں جب
پیار سے تب پکارا خدا نے مجھے

کشتی میری لگی ڈوبنے جو کبھی
پار خود ہے اتارا خدا نے مجھے

ہے بدلنے کو شائد یہ قسمت مری
اب کہ خود ہے پکارا خدا نے مجھے

دکھ کی طغیانیوں میں سدا ہی یہاں
ہر بھنور میں ابھارا خدا نے مجھے

زندگی کی کڑی راہوں میں ہر قدم
ہے دیا خود سہارا خدا نے مجھے